خاموش فضاؤں کو صدا مل جائے

ہر سنگ کے ٹکڑے کو ضیا مل جائے

انسان کوئی دیر میں بھوکا نہ رہے

ہر درد کے مارے کو دوا مل جائے

☆☆☆☆☆

یکساں کبھی حالات نہیں رہ سکتے

غم اور خوشی سات نہیں رہ سکتے

آئے ہیں تو جانا بھی ہے اک روز ضرور

یہ پیار کے لمحات نہیں رہ سکتے

☆☆☆☆☆

افسانہ حقیقت میں بدل جاتا ہے

جادو یہ محبت میں بھی چل جاتا ہے

ہے چیز بڑی ہمت و کوشش یارو

ہمت ہو تو ہر حادثہ ٹل جاتا ہے

☆☆☆☆☆

جب چھان چکا خاک بشر دنیا کی

افلاک پہ جا پہونچی نظر دنیا کی

تحقیق پہ آمادہ ہیں سارے ذی ہوش

رنگین بہت ہوگی سحر دنیا کی

☆☆☆☆☆

کچھ اہل جنوں چاک گریبان ملے

کچھ خاک بسر عشق میں حیران ملے

ان لوگوں کے بارے میں کہیں کیا یارو

مدت میں بھی جو لوگ نہ پہچان ملے

☆☆☆☆☆

رہبر کے لبادے میں چھپے ہیں رہزن

خاروں کی ضیافت میں ہیں گل اور گلشن

اے کاش برائی کو پرکھنے کیلئے

آئینے میں خود جھانک کے کرتے درشن

☆☆☆☆☆

تفریق سے کب فیض ہوا دنیا کو

آدم کی ہو اولاد تو مل جل کے رہو

ہنس بول کے جینے میں مزا ہے یارو

کچھ اپنی کہو بات کچھ اوروں کی سنو

☆☆☆☆☆

رعنائی گل دیکھو مگر توڑو مت

پھولوں کی مہک سونگھو مگر توڑو مت

گر چاہو کہ بازار میں قیمت نہ گھٹے

ہیرے کو بھی تم پرکھو مگر توڑو مت

☆☆☆☆☆

فانی ہے یہ فانی ہے یہ فانی دنیا

دو دن کی کہانی ہے یہ فانی دنیا

کیوں مرتے ہو اس پر یہ بتاو تو سہی

کس کام میں آنی ہے یہ فانی دنیا

☆☆☆☆☆

مئے مست نگاہوں سے پلادے اے دوست

گھونگھٹ ذرا چہرے سے اٹھادے اے دوست

کچھ اور ملا اپنی محبت کی شراب

دیوانہ ہوں مستانہ بنادے اے دوست

☆☆☆☆☆

قانون یہ دنیا کا نرالا دیکھا

مسجد سے بہت دور شوالا دیکھا

اس کو ہی بڑا مان لیا لوگوں نے

جس شخص کے ہاتھوں میں رسالا دیکھا

☆☆☆☆☆

ہے وضع الگ رندوں سے دیوانے کی

عظمت ہے مرے دم سے ہی میخانے کی

چلو سے ہی پی لونگا پلادے ساقی

تشویش نہ کر ساغر و پیمانے کی

☆☆☆☆☆

طوفان میں تنکے کا سہارا ہے بہت

جگنو کا ہی ظلمت میں اجالا ہے بہت

یہ بات بزرگوں سے سنی ہے اکثر

پیاسے کیلئے اوس کا قطرا ہے بہت

☆☆☆☆☆

طوفان حوادث سے کہاں ڈرتے ہیں

ہمت سے ہر اک معرکہ سر کرتے ہیں

یہ بات الگ ہے کہ خدا والے لوگ

عمر اپنی قناعت میں بسر کرتے ہیں

☆☆☆☆☆

یہ دورِ پرُ آشوب نہ جینے دے گا

دامان قبا کو بھی نہ سینے دے گا

امرت تو بڑی چیز ہے اس بستی میں

مرضی سے کوئی زہر نہ پینے دے گا

☆☆☆☆☆

منزل پہ پہونچ کر ہی لیا دم میں نے

جھیلے ہیں زمانے کے بہت غم میں نے

کیا کیا نہ ہوئے مجھ پہ زمانے کے ستم

تریاق کے بدلے میں پِیا سَم میں نے

☆☆☆☆☆

ہنگامہ محشر پہ نظر ہے کہ نہیں

برزخ کیلئے زادِ سفر ہے کہ نہیں

دنیا کے بھنور حال میں الجھے لوگوں

کچھ روز قیامت کا بھی ڈر ہے کہ نہیں

☆☆☆☆☆

تیروں کی وہ بوچھار ابھی باقی ہے

لطفِ نگہ یار ابھی باقی ہے

دنیا کی نگاہوں سے چھپاوں کیسے

ہر زخم دلِ زار ابھی باقی ہے

☆☆☆☆☆

لازم ہے کہ مل جل کے رہے ہر انساں

دنیا میں ہیں سب چار ہی دن کے مہماں

مل جل کے رہو پیار بڑی نعمت ہے

کل ہم ہی یہاں ہونگے نہ تم ہوگے یہاں

☆☆☆☆☆

دکھ درد کوئی پوچھنے والا نہ رہا

سمجھے تھے جسے اپنا وہ اپنا نہ رہا

ہر درد و الم کی جو دوا تھا محبوب

افسوس وہ دنیا میں مسیحا نہ رہا

☆☆☆☆☆

احباب کے لب پر ہیں دعائیں خاموش

غمگیں فضائیں ہیں ہوائیں خاموش

ہے نزع کا ہنگام عجب عالم ہے

ہونے کو ہیں اب دل کی صدائیں خاموش

☆☆☆☆☆

دشوار ہے ہر درد کا درماں ہونا

ممکن نہیں ہر رگ کا رگِ جاں ہونا

آدم کی ہی اولاد ہیں انسان مگر

ہر اک کو میسر نہیں انساں ہونا

☆☆☆☆☆

ہرگز نہیں دنیا کی کسی شئے کو قرار

آتی ہے خزاں اور کبھی فصلِ بہار

رہتا ہے سدا چرخِ کہن گردش میں

گردش پہ ہی دن رات کا ہے دار و مدار

☆☆☆☆☆

ہے جتنا بڑا عارف و مجہول میں فرق

ہے اتنا ہی ہر خار میں اور پھول میں فرق

نادان کہیں ان کو کہ جاہل جانیں

جو سمجھے نہیں قاتل و مقتول میں فرق

☆☆☆☆☆

ہے پیار ہی انساں کیلئے راہِ نجات

اس راہ میں بگڑی ہوئی بن جاتی ہے بات

جو پیار میں دن رات بسر کرتے ہیں

رحمت کی ہوا کرتی ہے ان پر برسات

☆☆☆☆☆

دنیا میں ہیں اچھے بھی برے بھی انساں

کچھ نیک عمل والے تو کچھ ہیں شیطاں

کچھ حق کے پرستار ہیں کچھ حق کے خلاف

کچھ نار میں جائینگے تو کچھ سوئے جناں

☆☆☆☆☆

رحمت کی گھٹا چھائی ہے میخانے پر

اللہ کا فیضان ہے دیوانے پر

زاہد تو مرے کشف کا اعجاز تو دیکھ

ہے بارش انوار صنم خانے پر

☆☆☆☆☆

یہ ولولہ جذبہ عرفانی ہے

مے پنجتنی جامِ خراسانی ہے

پیتا ہوں بلا فصل بلا خوف و خطر

ہر جام مرا اشرف و لاثانی ہے

☆☆☆☆☆

قرطاس دل و جاں پہ اگائے آنسو

پلکوں کی منڈیروں پہ سجائے آنسو

رونے کا بھی اُس بت پہ اثر کچھ نہ ہوا

بے فائدہ دن رات بہائے آنسو

☆☆☆☆☆

دکھلاتا ہے جنت کا نظارا کشمیر

پیارا ہے ہمیں جان سے پیارا کشمیر

تم لاکھ جتن کر لو نہ دینگے ہرگز

لوگوں یہ ہمارا ہے ہمارا کشمیر

☆☆☆☆☆

تصویرِ محبت کو سجاوں کیسے

اس شوخ کو سینے سے لگاوں کیسے

یہ دور خزاں ہے تو خزاں میں لوگوں

شاخوں پہ حسیں پھول کھلاوں کیسے

☆☆☆☆☆

آغاز گر اچھا ہے تو اچھا انجام

جب صبح ہو رنگین تو حسیں ہوتی ہے شام

کیا کہنا اگر نیک عمل ہوں یارو

اللہ دیا کرتا ہے اچھا انعام

☆☆☆☆☆

گل دشتِ مسافت میں بھی کھل سکتے ہیں

احباب گلے راہ میں مل سکتے ہیں

دنیائے محبت کی حسیں وادی میں

گرچاک گریباں ہوں تو سل سکتے ہیں

☆☆☆☆☆

ناکامِ محبت کا بھرم رکھ لونگا

سینے میں ہر اک شعلہ غم رکھ لونگا

جس خاک نے چومے ہیں ترے نقش قدم

سر آنکھوں پہ وہ خاک قدم رکھ لونگا

☆☆☆☆☆

پتھر کے صنم پوج رہے ہو لوگوں

کیوں وہم میں بے وجہ پڑے ہو لوگوں

بے جان ہیں پتھر ہیں تمہیں کیا دینگے

رحمت سے بہت دور ہوئے ہو لوگوں

☆☆☆☆☆

دل عشق میں دیوانہ ہوا خوب ہوا

محوِ رخ جاناں نہ ہوا خوب ہوا

اچھا ہوا جلووں میں ترے گم ہو کر

دنیا سے میں بیگانہ ہوا خوب ہوا

☆☆☆☆☆

بننا ہے تو تم عشق کا عنوان بنو

تم پیار بنو پیار کا ارمان بنو

کرنا ہے زمانے میں جو شہرت حاصل

ہر رنگ میں انسان کی پہچان بنو

☆☆☆☆☆

اس دور میں ہمدرد کہاں ملتے ہیں

خوش رنگ کنول ریت میں کب کھلتے ہیں

جب آتا ہے گلشن میں خزاں کا موسم

کانٹوں سے ہواوؤں کے بھی لب سلتے ہیں

☆☆☆☆☆

عرفان کی منزل سے بہت دور ہیں ہم

ایماں کے مراحل سے بہت دور ہیں ہم

طوفاں میں جو سر سے ہوا اونچا پانی

تب سمجھے کہ ساحل سے بہت دور ہیں ہم

☆☆☆☆☆

ہر وقت تکلّف کہاں کام آتا ہے

حصہ میں سبھی کے کہاں جام آتا ہے

جو بزم میں کرتے ہیں تکلف محبوب

ان لوگوں کو کلمہ نہ کلام آتا ہے

☆☆☆☆☆

ہیرے کو تراشیں تو ضِیا بڑھتی ہے

ہوں دوریاں حائل تو وِلا بڑھتی ہے

بھٹی پہ ہی رکھنے سے نکھار آتا ہے

سونے کو تپانے سے جِلا بڑھتی ہے

☆☆☆☆☆

ہر ساز کو محروم صدا ہونا ہے

ہر درد کی اک روز دوا ہونا ہے

رہ جائیگا کونین میں اللہ کا نام

دنیا کی ہر اک شئے کو فنا ہونا ہے

☆☆☆☆☆

نادار کو مفلس کو سہارا مل جائے

مظلوموں کی کشتی کو کنارا مل جائے

ایسی بھی سحر آئے کوئی دنیا میں

لاچاروں کو دو وقت کا چارا مل جائے

☆☆☆☆☆

ڈھونڈے سے بھی ملتی نہیں اب جائے اماں

انسان اگر جائے بھی تو جائے کہاں

آتنک کہیں ہے کہیں دہشت گردی

اس دور میں انساں کا ہے دشمن انساں

☆☆☆☆☆

مائل ہے رباعی پہ طبیعت میری

اشعار سے ظاہر ہے فصاحت میری

مداحی مولا کا شرف پایا ہے

ہے سب پہ عیاں شوکت و رفعت میری